سلطان نورالدین زنگیؒ

سیدہ فرحت عثمان رضوی

23/3/2 سلطان شاہی، نزد عوامی ہوٹل، حیدرآباد (تلنگانہ)

ایک مرتبہ سلطان نورالدین زنگی عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے ہی تھے کہ اچانک اُٹھ بیٹھے اور نم آنکھوں سے فرمایا۔ ''میرے ہوتے ہوئے میرے محبوب و میرے رسولؐ کو کون ستا رہا ہے؟'' آپ مسلسل اس عجیب خواب کے بارے میں سوچ رہے تھے جو مسلسل تین دن اور تین راتوں سے انھیں نظر آرہا تھا اور آج پھر انھیں وہی خواب سہ بارہ نظر آیا تھا جس میں سرکارِ دو عالمؐ نے دو افراد کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ''یہ مجھے ستا رہے ہیں۔'' اب سلطان کو کہاں قرار تھا کہ کوئی آقاؐ کو ستائے۔ وہ حد درجہ بے چین ہوگیا تھا۔ آناً فاناً انھوں نے چند معتمد ساتھی اور سپاہیوں کے ہمراہ مدینہ منورہ جانے کے قصد فرما لیا۔ اُس زمانے میں دمشق (موجودہ Damasus۔ ملک شام Syria کا ایک مشہور شہر اور صدر مقام) سے مدینہ کا فاصلہ ۲۰ سے ۲۵ دن کا ہوا کرتا تھا، مگر انھوں نے اپنے چاق و چوبند سپاہیوں اور جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ محض ۱۴ دنوں میں ہی طے کرلیا۔

مدینہ منورہ پہنچ کر سلطان نے مدینہ آنے اور جانے کے تمام راستے بحکم بند کرا دیے اور ایک دن شہر کے تمام خاص و عام کو اپنے ساتھ کھانے پر بلا لیا۔ اب لوگ آرہے تھے اور کھانا کھا کر جارہے تھے اور سلطان کی متلاشی نگاہیں ہر ایک کو بغور دیکھ اور ٹٹول رہی تھیں، مگر آپ کو وہ دو چہرے نظر نہ آئے جن کی طرف رسولِ خدا نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''یہ مجھے تنگ کررہے ہیں'' اب سلطان کو فکر لاحق ہوگئی کہ آخر وہ دو لوگ کون ہیں اور ابھی تک کیوں نہ آئے۔

بالآخر سلطان نے مدینہ کے حاکم سے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا ہے جو ابھی تک اِسی دعوتِ عام میں شریک نہ ہوسکا ہو۔ حاکم نے مجموعے پُر حاضرین پر غائر نظر ڈالتے ہوئے عرض کیا کہ اہل مدینہ میں سے ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جو اس دعوت میں شریک نہ ہوا ہو، مگر ہاں وہ مغربی زائرین جو روضۂ رسولؐ کے قریب ایک مکان میں رہتے ہیں جو تمام دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ شام کو جنت

البقیع میں لوگوں کو پانی پلاتے ہیں اور جو عرصہ دراز سے مدینے میں مقیم ہیں بس وہ دونوں ہی اس دعوت میں شریک نہیں ہوئے ہیں تب سلطان کو تجسس ہوا اور حاکم مدینہ سے اُن سے بلا تاخیر ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ دونوں زائر بظاہر بہت عبادت گزار لگتے تھے ان کے گھر میں تھا ہی کیا؟ ایک چٹائی، دو چار ضرورت کی اشیاء، مگر سلطان جس وقت اِن کے گھر میں داخل ہوئے تھے کہ ایک دم/ یکلخت سلطان کو چٹائی کے نیچے کا فرش لرزتا ہوا محسوس ہوا۔ ان کی عقابی نگاہوں نے کچھ ڈھونڈ لیا تھا۔ آپ نے فوراً چٹائی کو ہٹوایا، وہاں انھیں ایک سُرنگ نظر آ گئی۔ اب سلطان نے جاں نثار سپاہیوں کو سُرنگ میں اُترنے کا حکم دیا اور دونوں زائرین پر سخت نگاہ مرکوز رکھی۔ حسب حکم سپاہی مستعدی کے ساتھ سرنگ میں داخل ہو گئے اور سلطان کو بتایا کہ یہ سرنگ راست نبی پاکؐ کی قبر مبارک تک جاتی ہے۔ یہ سن کر سلطان کے چہرے پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری ہو گئی۔

سلطان نے اب دونوں زائرین سے غضبناک ہو کر پوچھا سچ سچ بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور کس ارادے سے یہاں مدینہ میں قیام کیے ہوئے ہو؟ سلطان کی سختی پر انھوں نے خلاصہ کیا کہ وہ نصرانی (کرسچین) ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے تمہارے نبی و پیغمبرؐ کے جسم اقدس کی چوری کرنے پر مامور کیے گئے ہیں اور اسی مقصد سے یہ سُرنگ کھودی جا رہی تھی۔

سلطان نے جب یہ تفصیل سنی تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ زار و قطار رونے لگا۔ اسی وقت سلطان نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ دونوں ملعونوں کے سرتن سے جدا کر دیے جائیں۔ حکم ملتے ہی اِن ذلیل مجرموں کی گردنیں اُڑا دی گئیں اور لاشے زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ اب سلطان روتے جاتے تھے اور فرماتے کہ میرا نصیب کہ پوری دنیا سے اس عظیم خدمت کے لیے آقاءِ نامدار کے ذریعہ اس غلام کو چنا گیا۔ اس ناپاک سازش کے بعد اب ضروری ہو گیا تھا کہ مستقبل میں ایسی کسی سازش کے پیشِ نظر آپؐ کی لحدِ مبارک کو محفوظ کر دیا جائے۔ سلطان نے ماہر معماروں کو بلا کر قبر اقدس کے چاروں طرف گہرائی تک خندق کھودنے کا حکم دیا یہاں تک کہ اس میں پانی نکل آیا۔ سلطان نورالدین زنگی کے حکم کے مطابق اِس میں خوب پگھلا ہوا سیسہ اچھی طرح بھر دیا گیا تا کہ آئندہ کوئی ذلیل اِس طرح کی حرکت دوبارہ انجام نہ دے سکے۔ یہ تمام کام سلطان نے خود اپنی ذاتی نگرانی میں ہی کرائے تا کہ نبی اکرمؐ کے سامنے سُرخ رو ہو کر پیش ہو سکیں۔

○○